قرآنی بیان

دامَنِ سخی کا تھام لو...!!

(پارہ 30، سورۃ وَالضُّحٰی:10)

05-September-2025

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لئے

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
5 ستمبر، 2025ء (بمطابق: 11 ربیعُ الاوّل، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 30، سورۃُ وَالضُّحٰی: 10)

دامَن سخی کا تھام لَو...!!

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. قرض لے کر بھی دوسرے کو عطا فرماتے — صفحہ: 6
✿.. دُنیا تِری گلی میں، عُقبیٰ تِری گلی میں — صفحہ: 10
✿.. ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مُختارِ کُل ہیں — صفحہ: 16
✿.. آقا کی شانِ ختمِ نبوت — صفحہ: 21

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِنَّکُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ بِاَسْمَائِکُمْ وَسِیْمَاکُمْ فَاَحْسِنُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ بے شک تمہارے نام مَع شناخْت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں، لہٰذا مجھ پر اَحْسن (یعنی بہترین الفاظ میں) دُرودِ پاک پڑھو۔[1]

نام حضرت پہ لاکھ بار درود | بے عدد اور بے شُمار دُرود
جو محبِّ نبی ہے اے کافؔی! | چاہیے اُس کو بار بار دُرود[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْؕ۝۱۰ (پارہ:30، سورۂ وَالضُّحٰی:10)

صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کسی بھی صُورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:140، حدیث:3116۔

2 ...کافی کی نعت، صفحہ:38۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:30، سُورۂ وَالضُّحیٰ کی آیت:10 سُننے کی سعادت حاصِل کی، اِس آیتِ کریمہ میں مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ سخاوت کا بیان ہے۔

آیتِ کریمہ کی مُخْتَصَر تشریح

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْؕ(۱۰) (پارہ:30، سورۂ وَالضُّحیٰ:10)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور کسی بھی صُورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو!

یعنی اے مَحْبُوبِ کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جب بھی کوئی سُوالی، آپ کی خِدمت میں سُوال عرض کرے، اُس کے ساتھ حُسْنِ سُلُوک فرمائیے!(1)

یہی آیتِ کریمہ ہے، جس کی طرف اِشارہ کرکے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے عرض کیا:

مؤمن ہوں مؤمنوں پر رَءُوْفٌ رَّحیم ہو
سائِل ہوں، سائِلوں کو خوشی لَاتَنْہَرْ کی ہے(2)

وضاحت: اے میرے مہربان شفیق رحمتوں والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ ایمان والوں پر مہربان ہیں، شفقت فرماتے ہیں، اپنی رحمت کے سائے میں رکھتے ہیں، میں بھی آپ کا اُمّتی ہوں، اپنے کرم کی نظر فرمائیے اور آپ کے دَر کا منگتا ہوں، آپ کی شان تو یہ ہے کہ کسی مانگنے والے کو خالی نہیں لوٹاتے۔

1... تفسیر طبری، پارہ:30، سورۂ وَالضُّحیٰ، زیرِ آیت:10، جلد:12، صفحہ:625، رقم:37521۔
2... حدائقِ بخشش، صفحہ:212۔

آؤ...!! مَحبُوب کے دَر پر

یہاں ایک بڑی پیاری بات ہے، ہم غُلامانِ مُصطفےٰ ہیں، ہمیں اللہ پاک نے فرمایا: مَحبُوب صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے درِپاک پر پہنچو! اِرشاد ہوا:

وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ (پارہ:5، سورۂ نساء:64)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے۔

ذِہن میں رکھیے گا: ظُلۡمٌ عَلَی النَّفۡس کا معنیٰ گُناہ نہیں ہوتا، اِس کا معنیٰ ہے: اپنی جان پر ظُلم کر لینا ❁ بندہ گُناہ کرے، جہنّم کا حقدار بنے گا، یہ بھی اپنی جان پر ظُلم ہے ❁ بندہ غلط کام کرے، نتیجہ بھگتے گا، یہ بھی اپنی جان پر ظُلم ہے ❁ نقصان دِہ چیزیں کھائیں، کولیسٹرول بڑھ گیا، بلڈ پریشر، شوگر کے مریض ہوگئے، (یعنی اُلٹی پلٹی چیزیں کھانا) یہ بھی اپنی جان پر ظُلم ہے ❁ اللہ پاک نے جو صلاحیات دی ہیں، اُن کو استعمال نہیں کیا، اُن کے تقاضے پُورے نہیں کیے، رَفتہ رَفتہ صلاحیت کو زَنگ لگ گیا، یہ بھی اپنی جان پر ظُلم ہے ❁ محنت نہ کی، نتیجۃً ناکام ہوگئے، یہ بھی اپنی جان پر ظُلم ہے ❁ قرض لینے پر دلیر ہوگئے، رفتہ رفتہ معاشی حالت خراب ہوگئی، قرض چڑھ گیا، تنگی شروع ہوگئی، یہ بھی اپنی جان پر ظُلم ہے۔ غرض؛ اپنی جان پر ظُلم کی ہزاروں صُورتیں ہیں اور ہر صُورت کا نتیجہ اپنا نقصان ہے، مشکل ہے، پریشانی ہے، مصیبت ہے، **اللہ پاک نے فرمایا:** جو بھی اپنی جان پر ظُلم کر بیٹھے، مشکلات اور پریشانیوں کا شکار ہو جائے، مصیبتوں میں مبتلا ہو یا جہنّم کا حقدار بن بیٹھے، اے مَحبُوب صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! وہ آپ کے دَرِ دولت پر حاضِر ہو جائے۔

تو اللہ پاک نے ہمیں اپنے مَحْبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دروازہ دِکھایا اور مَحْبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرمادیا:

وَ اَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ﴿۱۰﴾ (پارہ:30، سورۂ وَالضُّحٰی:10)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور کسی بھی صُورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو!

یعنی اے مَحْبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں سب کو آپ کے دَرْ کا سُوالی بناؤں گا، سب کی نِگاہیں آپ ہی کی طرف اُٹھیں گی، سب آپ ہی کے مُحتاج ہوں گے، اے پیارے مَحْبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ساری مَخْلُوق کو آپ کا سُوالی بنانا، میرا کام ہے، پھر جو بھی سُوالی حاضِر ہو جائے، اُس کی جھولی بھر دینا، یہ آپ کا کام ہے۔

وہی ربّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تَن کرم بنایا | ہمیں بھیک مانگنے کو تِرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خُدایا [1]

اِک "نہیں" کہ وہاں نہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم واقعی اِسی شان والے ہیں۔

حضرت جابِر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِٔ رَسول ہیں، فرماتے ہیں:

مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

ترجمہ: کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ مَحْبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ مانگا گیا ہو اور آپ نے لَا یعنی اِنکار فرمایا ہو (سُوالیوں کو دے کر ہی بھیجا کرتے تھے)۔[2]

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:363۔

2 ... مسلم، کتاب الفضائل، باب ما سئل رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ...الخ، صفحہ:908، حدیث:2311۔

قرض لے کر بھی دوسرے کو عطا فرماتے

حضرت بِلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مشہور صحابیِٔ رسول ہیں، آپ پیارے مَحْبوب صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے خزانچی تھے یعنی مالی معاملات کا حساب کتاب آپ ہی کے سپُرد تھا۔ فرماتے ہیں: مَحْبوب صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے تاکید فرمار کھی تھی کہ کوئی بھی سُوالی آئے، اُسے دے کر ہی بھیجنا ہے۔ چُنانچہ جب بھی کوئی سُوالی آتا، لے کر ہی جاتا، اگر اُس وقت رقم نہ ہوتی تو میں کسی سے قرض لیتا اور اُس کی ضرورت پُوری کیا کرتا تھا۔

ایک دِن یُوں ہوا کہ ایک غیر مُسْلِم میرے پاس آیا، بولا: اے بِلال! آپ کا قرضوں کا لین دَین چلتا رہتا ہے، میں مالدار ہوں، جب بھی قرض لینا ہو، مجھ سے لے لیا کریں۔ میں نے اب ضرورتاً اُس سے بھی قرض لینا شروع کر دیا۔

وہ بڑا بے صبرا اور بدتمیز تھا، ایک دِن اُس نے مجھے رَوک لیا، کئی تاجر بھی اُس کے ساتھ تھے، اُس نے بڑی بدتمیزی کی اور کہا: 4 دِن رہ گئے ہیں، میرا قرض وقت پر لَوٹا دینا۔ اگر نہ لَوٹایا تو مَیں تمہیں غُلام بنا کر بکریاں چرواؤں گا۔

فرماتے ہیں: میں نے مَحْبوبِ کریم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں ماجرا عرض کیا اور ساتھ ہی درخواست پیش کی کہ یارسولَ اللہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اِجازت دیجیے کہ جب تک رَقْم کا اِنتظام نہ ہو جائے، میں کہیں دُور چلا جاتا ہوں۔ میں درخواست پیش کر کے واپس آگیا، اِرادہ تھا کہ صُبح فجر کے بعد سَفَر پر نکل جاؤں گا۔ چنانچہ صبح میرے نکلنے سے پہلے ہی پیغام پہنچا: بِلال! تمہیں آقا صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یاد فرمارہے ہیں۔ میں جلدی سے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ غلّے سے لدے ہوئے 4 اُونٹ دروازے پر

کھڑے ہیں۔ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بِلال! مبارَک ہو، اللہ پاک نے تمہارا قرض اُتارنے کا سامان کر دیا ہے۔ اُونٹوں پر لدا ہوا غلّہ اور کپڑے رکھو، اِن سے قرض ادا کرلو۔ میں نے غلّہ اُتارا، اُس کے ذریعے قرض ادا کر دیا۔ ذِمَّہ داری پُوری کر کے واپس لوٹا، پیارے مَحْبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بِلال...!! کچھ بچا بھی ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اُسے بھی خیرات کر دو، جب تک سب خَتم نہ ہو جائے، میں گھر نہیں جاؤں گا۔

چنانچہ عِشا تک آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم گھر نہ گئے، نمازِ عشا کے بعد فرمایا: بِلال! بچا ہوا مال تقسیم ہو گیا؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! کوئی سُوالی ہی نہیں ملا۔

اللہُ اکبر! شانِ سخاوت اور بے نیازی دیکھیے! آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے وہ رات مسجد ہی میں گزاری، اگلے دِن میں سُوالی ڈھونڈنے اور مال بانٹنے میں لگا رہا، دوسرے دِن کی نمازِ عِشا کے وقت میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! سب مال تقسیم ہو چکا ہے۔ یہ سُن کر آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا، پھر گھر تشریف لے گئے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ شانِ سخاوت ہے۔ کیا کسی نے ایسا سخی بھی دیکھا ہے؟ سُوالی نہیں مِل رہے، مال بانٹا نہیں جا رہا، لہٰذا مَحْبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم بھی گھر تشریف نہیں لے جاتے، جب سارا مال بٹ گیا، دِلِ پاک کو سکون ملا۔

مانگ لو جو کچھ تمہیں درکار ہے　　میرے آقا کا سخی دربار ہے
آپ کے قدموں میں گِر کر موت کی　　آرزو یا سیِّدِ ابرار! ہے[2]

1 ...ابو داوٗد، کتاب الخراج والامارۃ والفیء، باب فی الامام یقبل... الخ، صفحہ: 393، حدیث: 3055 ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 476، 477 ملتقطاً۔

سُوالیوں سے پیار فرماتے

پیارے اسلامی بھائیو! نَھَر کا معنیٰ ہوتا ہے: ڈانٹنا، جِھڑکنا۔ اللہ پاک نے اپنے مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا:

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ (پارہ:30، سورۂ وَالضُّحٰی:10)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور کسی بھی صُورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو!

یعنی اے مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! کوئی بھی سُوالی آئے، اُسے ڈانٹنا نہیں ہے، جِھڑکنا نہیں ہے۔

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے نا کہ آدمی سُوالی کو دے بھی رہا ہوتا ہے، ساتھ ہی ڈانٹ بھی رہا ہوتا ہے، غُصَّہ بھی دِکھا رہا ہوتا ہے، مثلاً کوئی سُوالی روز ہی آجاتا ہے، اب عموماً لوگوں کا انداز ہوتا ہے: جیب سے پیسے نکال کر اُس کے ہاتھ پر رکھیں گے، ساتھ ہی غُصّے سے کہیں گے: یہ لو...!! پکڑو! روز ہی آجاتے ہو۔ شرم بھی نہیں آتی۔ بعض لوگ غُصّے والی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

پیارے مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی شان دیکھیے! اللہ پاک نے فرما دیا:

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ (پارہ:30، سورۂ وَالضُّحٰی:10)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور کسی بھی صُورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو!

اے مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! سائِل کو دینا بھی ہے، ڈانٹنا بھی نہیں ہے۔ کتنی پیاری بات کہی مَوْلانا حَسَن رضا خان صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ نے، لکھتے ہیں:

آتا ہے فقیروں پہ اُنہیں پیار کچھ ایسا | خُود بھیک دیں اور خُود کہیں منگتا کا بَھلا ہو[1]

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:211۔

اعرابی کو مُسکرا کر دیکھا

حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضِر تھا، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے مَوٹے کِناروں والی چادر اَوڑھ رکھی تھی، ایک دیہاتی شخص پیچھے سے آیا اور اُس نے اچانک چادر مبارک پکڑ کر کھینچ لی، فرماتے ہیں: میں نے دیکھا، چادَر مبارَک کا کنارا مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے کندھے مبارَک پر پھر گیا، جس سے نَرْم و ملائِم جسمِ پاک پر نشان پڑ گیا۔

دیہاتی بولا: اے مُحَمَّد صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک کے دیئے سے مجھے بھی عطا فرمائیے!

اب ذرا غور کیجیے! آدمی سُوالی ہو اور اِس انداز سے آکر سُوال کرے، ہم جیسا کوئی ہو تو غُصّے سے لال پیلے ہو جائیں، ایک ہی سانس میں اُسے 10، 12 کھری کھری سُنا ڈالیں۔ مگر قربان جائیے! مَحْبُوبِ ذیشان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہیں، اللہ پاک نے انہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پیارے مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے مُڑ کر اُس دیہاتی کی طرف دیکھا اور اِنتہائی خوبصُورت انداز میں مسکرائے، ساتھ ہی فرمایا: **اِس دیہاتی کی مانگ پُوری کر دی جائے۔**[1]

اللہُ اکبر! یہ ہے سخاوتوں کا اَنداز...!! اِس شان کا سخی نہ کبھی تھا، نہ ہے، نہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اسی شانِ بندہ پروری پر ناز کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

سرکار ہم گنواروں میں طَرْزِ اَدَب کہاں | ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

---

1 ...بخاری، کتاب فرض الخمس، کتاب ماکان النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم...الخ، صفحہ: 807، حدیث: 3148۔

اُف بے حیائیاں کہ یہ مُنہ اور تِرے حُضور | ہاں تُو کریم ہے، تِری خُو دَرگُزر کی ہے [1]

لفظی معنیٰ: خُو: فطرت، سیرت۔

جو بھی مانگو حُضُور دیتے ہیں

اب ایک اور اَنداز سے غور کیجیے! اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْؕ(۱۰)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان : اور کسی بھی صُورت مانگنے
(پارہ:30، سورۂ وَالضُّحٰی:10)	والے کو نہ جھڑکو!

لفظِ سائِل کا معنیٰ ہے: مانگنے والا۔ کیا مانگنے والا؟ ❁ دُنیا مانگنے والا ❁ آخرت مانگنے والا؟ ❁ پیسے مانگنے والا یا ❁ زندگی مانگنے والا؟ ❁ تاج و تخت مانگنے والا یا ❁ صلاحیات مانگنے والا؟ کیا مانگنے والا؟ کوئی بھی قید ساتھ نہیں لگائی گئی، نتیجہ کیا ہو گا؟ اے مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! کوئی بھی سُوالی ہو، کچھ بھی مانگے ❁ آپ نے اُسے ڈانٹنا نہیں ہے ❁ مایُوس نہیں کرنا ❁ کسی اور دروازے پر بھیجنا نہیں، آپ کا کام منگتوں کی جھولیاں بھرنا ہے۔

کریم ایسا مِلا کہ جس کے کُھلے ہیں ہاتھ اور بَھرے خزانے
بتاؤ اے مُفْلِسو! کہ پھر کیوں تمہارا دِل اِضْطراب میں ہے [2]

وضاحت: ہمارے نصیبوں میں ایسا کریم ہے، جو سخیوں سے بڑا سخی ہے اور خزانے بھرے ہیں، پھر بھی اے فقیرو! اے سخی کے در سے مانگنے والو! آپ کے دلوں میں بے چینی کیسی ہے؟

دُنیا تِری گلی میں، عُقْبیٰ تِری گلی میں

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا؛ مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سب کچھ عطا فرماتے ہیں ❁ مسلمانوں

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:225و226ملتقطاً۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:181۔

کے چوتھے خلیفہ علیُ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! سردی بہت لگ رہی ہے۔ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اکْفِهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ اے اللہ پاک! علی کو سردی گرمی سے محفوظ فرما۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! مانگی ایک چیز تھی، عطا 2 ہوئیں، عرض تھی کہ سردی لگ رہی ہے، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے سردِی اور گرمی دونوں کی شدّت سے حِفاظت بخش دی۔ اِس دُعائے مصطفٰے کے بعد عالَم یہ تھا کہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عنہ سردیوں میں گرمی کے کپڑے اور گرمیوں میں سردی کے کپڑے پہنا کرتے تھے۔[2]

۞ حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی آنکھ نکل گئی، آنکھ کا ڈیلا ہاتھ میں لے کر حاضِر ہوئے، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قتادہ! صبر کرو تو جنّت پاؤ گے۔ عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! آنکھ میری مانگ پر دے دیجیے، جنّت کے لیے دُعا فرما دیجیے! آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے آنکھ ہاتھ میں لی اور اُس کی جگہ پر رکھ کر دُعا کی: اے اللہ پاک! قتادہ کی آنکھ درست فرما دے۔ کہتے ہیں: حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی یہ آنکھ دوسری سے بھی زیادہ اچھی اور زیادہ خُوبصُورت ہو گئی۔[3]

۞ حضرت عُکَّاشہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے دورانِ جنگ عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! میری تلوار ٹُوٹ گئی ہے۔ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ٹہنی پکڑائی، جیسے ہی انہوں نے ٹہنی پکڑی، وہ تلوار بن گئی۔[4]

---

1 ...مصنف ابن شیبہ، کتاب المغازی، غزوۃ خیبر، جلد:8، صفحہ:823، حدیث:11۔
2 ...ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فضائل اصحاب الرسول...الخ، فضائل علی...الخ، صفحہ:33، حدیث:117۔
3 ...صفۃ الصفوۃ، رقم:35، قتادۃ بن النعمان بن زید، جلد:1، جز:1، صفحہ:240۔
4 ...سیرۃ ابن ہشام، قصۃ سیف عکاشہ بن محصن، جلد:1، جز:2، صفحہ:223۔

❁حضرت خُبَیب رَضِیَ اللہُ عنہ کا بازُو کٹ گیا، لے کر بار گاہ رسالت میں حاضِر ہو گئے، محبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے لُعاب شریف لگایا اور بازُو کو دوبارہ جوڑ دیا۔[1] ❁حضرت عبدُ اللہ بن عَتِیك رَضِیَ اللہُ عنہ کی ٹانگ ٹوٹ گئی، بار گاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، محبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ہاتھ مبارک پھیر دیا، ٹانگ پہلے سے بھی زیادہ اچھی ہو گئی۔[2]

شہیدوں میں شامِل فرما دیا

حضرت اُمِّ حرام رَضِیَ اللہُ عنہا صحابیہ ہیں اور پیارے مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی مَحْرَم رشتے دار تھیں، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اُن کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ **بخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے**، ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اُن کے ہاں تشریف لے گئے، اُنہوں نے کھانا پیش کیا، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے تناوُل فرمایا اور آرام فرما ہوئے، پھر اچانک بیدار ہوئے، چہرۂ پاک پر مسکراہٹ تھی۔ عرض کیا: **مَا یُضْحِکُكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ؟** یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: میری اُمّت کا ایک گروہ مجھے دِکھایا گیا، جو سمندری راستے سے جا کر اللہ پاک کی راہ میں لڑے گا۔ عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بھی اِن میں شامِل فرما دیجیے! آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی اور فرمایا: تم اُن میں سے ہو۔[3]

حافظہ عطا فرما دیا

بڑی مشہور **حدیثِ پاک** ہے، حضرت اَبُوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، بار گاہِ

---

1 ...کتاب الشفاء، القسم الاول، الباب الاول، فصل فی ابراء المرضی...الخ، جز:1، صفحہ:241۔
2 ...بخاری، کتاب المغازی، باب قتل ابی رافع عبد اللہ بن ابی اسحاق، صفحہ:1015، حدیث:4039۔
3 ...بخاری، کتاب التعبیر، باب الرؤیا بالنھار، صفحہ:1705، حدیث:7002۔

رسالت میں حاضِر ہوتے تھے، حدیثیں سُنتے تھے مگر یاد نہیں رہتی تھیں۔ ایک دِن بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْكَ حَدِیْثًا كَثِیْرًا اَنْسَاهُ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! حافِظہ کمزور ہے، آپ کی اَحادیث سُنتا ہوں تو یاد نہیں رہتیں۔

(سُبْحٰنَ اللہ! مالِکِ کُل ہیں، یہ نہیں فرمایا: ابوہریرہ ظاہِری چیزیں تو مجھ سے مانگو، میں دے دُوں گا، یہ تو ظاہِری مال نہیں ہے، جاؤ! اللہ پاک سے مانگو! نہیں...!! یہ مالِکِ کُل ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ جانتے ہیں کہ سب نعمتیں دیتا اللہ پاک ہے، ملتی مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دَر سے ہیں اور محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی جانتے ہیں کہ ساری نعمتوں کے خزانے میرے پاس ہیں، اللہ پاک کی عطا سے مجھے مالِک و مختار بنایا گیا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو حافظہ عطا فرمایا، کیسے عطا فرمایا؟ یہ بھی بڑی کمال کی بات ہے،) فرمایا: اُبْسُطْ رِدَاءَكَ ابوہریرہ! اپنی چادر بچھاؤ! انہوں نے چادر بچھا دی۔ فَغَرَفَ بِیَدَیْهِ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں ہاتھ ہوا میں کھولے، لَپ بَھرا اور چادر میں اُنڈیل دیا۔ فرمایا: اَبُوہریرہ! اِس چادر کو سینے سے لگا لو! آپ نے چادر سینے سے لگائی، فرماتے ہیں: فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا بَعْدَهُ اُس دِن کے بعد سے حالت یہ ہو گئی کہ جو بھی سنتا ہوں، یاد رہتا ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک غور کرنے کی بات ہے۔ یقیناً تمام خزانے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کر دیئے گئے ہیں لیکن یہ بھی ایک واضح بات ہے کہ خزانے ہر وقت ساتھ ساتھ اُٹھا کر تو نہیں رکھے جاتے، خزانہ مَحْفُوظ جگہ پر رکھا جاتا ہے مگر یہ نِرالے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، نِرالا خزانہ ہے۔ حضرت اَبُوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے حافظہ مانگا، آپ نے یہ نہیں فرمایا: ابوہریرہ! ٹھہرو! میں اپنے خزانے سے حافظہ لے کر آتا ہوں، یہ

---

1 ...بخاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم، صفحہ: 105، حدیث: 119۔

نہیں فرمایا: اَبُوہریرہ! میرے ساتھ چلو! فُلاں جگہ خزانہ ہے، میں وہاں سے تمہیں حافظہ دیتا ہوں۔ نہیں...!! نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جہاں تشریف فرماتے تھے، وہیں سے لَپ بھرا اور عطا فرما دیا۔ پتا چلا: ظاہِری آنکھوں سے کچھ نظر آرہا ہو یا نہ آرہا ہو، مَحْبُوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم وہ ہیں کہ جہاں جاتے ہیں، ہر چیز کے خزانے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں، سُوالی پہنچتا ہے، اِنتظار کی زحمت بھی نہیں دیتے، فوراً ہی سب کچھ عطا فرما دیتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا | ساتھ ہی مُنْشیِ رحمت کا قلمدان گیا[1]

وضاحت: وہ صاحِبِ قدر و منزلت نبیِّ رحمت، مَحْبُوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ربِّ کریم کے اِنعامات کو تقسیم فرمانے جس طرف بھی تشریف لے گئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے رحم و کرم کو لکھنے والا اپنا قلم دان اُٹھائے آپ کے ساتھ ہی رہا۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہیں مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے خزانے، جو آپ کو دے دیئے گئے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جہاں ہوتے ہیں، سب خزانے ساتھ رہتے ہیں، سُوالی مانگتے جاتے ہیں، آپ عطا فرماتے جاتے ہیں۔

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

حضرت رَبیعہ اَسلمی رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، اَصحابِ صُفَّہ میں سے ہیں، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے خادِم تھے، سَفَر و حضر میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہنے کا شرف پاتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں: میں پیارے آقا، مکی مَدَنی

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:55۔

مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حُجرہ شریف کے قریب ہی رات گزارتا تھا (تاکہ وُضو کے لیے پانی یا مسواک وغیرہ کسی چیز کی حاجت ہو تو پیش کر سکوں)۔[1]

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے، تاجدارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نیند سے بیدار ہوئے تو میں وُضو کے لیے پانی اور مسواک وغیرہ لے کر حاضِر ہو گیا۔ (میری یہ خِدمت دیکھ کر دریائے کرم جوش پر آ گیا، سخیوں کے سخی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عطاؤں کا دروازہ کھولتے ہوئے) فرمایا: سَلْ! اے رَبِیعہ! مانگو! میں نے عرض کیا: اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے جنّت میں آپ کا پڑوس مانگتا ہوں۔[2]

سائل ہوں ترا، مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو | مَعْلُوم ہے مجھ کو تری اِقرار کی عادت

حضرت جمیلِ رضوی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

میں تری دَین کے قربان کہ تیرے منگتا | تجھ سے جو چاہتے ہیں مانگ لیا کرتے ہیں[3]

مانگنے کو تو حضرت رَبِیعہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے سب کچھ ہی مانگ لیا تھا مگر میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سخیوں کے سخی ہیں، آپ کی عطاؤں کی شان ہی نِرالی ہے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا | دریا بہا دیئے ہیں، دُر بے بہا دیئے ہیں[4]

حضرت رَبِیعہ رَضِیَ اللہُ عنہ **جنّت میں آقا کا پڑوس** مانگ چکے تھے، سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ یعنی کیا کچھ اور بھی چاہیے؟ عرض

---

1 ...نسائی، کتاب قیام اللیل و تطوع النہار، باب ذکر ما یستفتح بہ القیام، صفحہ:282، حدیث:1615۔
2 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیہ، صفحہ:184، حدیث:489۔
3 ...قبالۂ بخشش، صفحہ:187۔
4 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:102۔

کیا: هُوَ ذَاكَ یعنی یہی درکار ہے۔[1]

فضلِ رَبُّ الْعُلٰی اور کیا چاہیے | مِل گئے مصطفٰے اور کیا چاہیے
دامنِ مصطفٰے جن کے ہاتھوں میں ہے | اُن کو روزِ جزا اور کیا چاہیے
نعمتیں دونوں عالَم کی دے کر ہمیں | پُوچھتے ہیں بتا اور کیا چاہیے

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت رَبِیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! یہی طلب ہے کہ جنّت میں آپ کا پڑوس نصیب ہو جائے، اِس پر رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: فَاَعِنِّی عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ یعنی کثرت سے سجدے کر کے اپنے نفس پر میری مدد کر![2]

مالک ہیں خزانۂ قُدرَت کے، جو جس کو چاہیں دے ڈالیں
دی خُلد جنابِ رَبِیعہ کو، بگڑی لاکھوں کی بنائی ہے[3]

ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مُختارِ کُل ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اِس اِیمان اَفروز **روایت** سے پتا چلا کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مختارِ کُل ہیں، آپ کو اِختیار دیا گیا ہے کہ جس کو جو چاہیں، جب چاہیں، جیسے چاہیں عطا فرما دیں۔ اسی لیے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت رَبِیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو مطلقاً (یعنی بغیر کسی قید و بند کے) فرمایا: سَلْ یعنی مانگ کیا مانگتا ہے؟ (یعنی اے رَبِیعہ! کوئی روک ٹوک نہیں ❁ ہم سے دُنیا مانگو ❁ آخرت مانگو ❁ مال و دولت مانگو ❁ لمبی زندگی

---

1 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیہ، صفحہ: 184، حدیث: 489۔
2 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیہ، صفحہ: 184، حدیث: 489۔
3 ...دیوانِ سالک، صفحہ: 52۔

مانگو❁خوشیاں مانگو❁عزّت و مرتبہ مانگو❁جنّت مانگو❁ اللہ پاک کا قرب مانگو، جو بھی مانگو گے ملے گا)۔
یقیناً ایسی کھلی پیشکش (*Offer*) وہی کر سکتا ہے، جس کے پاس کھلے اِختیارات ہوں، ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت رَبِیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو یہ پیشکش فرمائی تو یہ اِس بات کی دلیل ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو اِختیارات عطا فرمائے ہیں کہ جس کو جو چاہیں، جب چاہیں، جیسے چاہیں عطا فرما سکتے ہیں۔

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے | مالِکِ کل کہلاتے یہ ہیں
اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ | ساری کثرت پاتے یہ ہیں
رَبّ ہے مُعۡطِی، یہ ہیں قاسِم | رِزْق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

مانگنے کا شُعُور دیتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! ایک تو یہ ہے کہ مَحْبوب صلی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے مانگو تو عطا فرماتے ہیں۔ مانگنا کیا ہے؟ کیسے مانگنا ہے؟ یہ بھی تو آدمی کو آنا چاہئے نا؛

پیارے مَحْبوب صلی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی نرالی شان دیکھیے! جو سائِل آ جائے، اُسے تو دیتے ہی دیتے ہیں، اُس کے ساتھ ساتھ مانگنے کا شُعُور اور طریقہ بھی مَحْبوب صلی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم خُود ہی سکھاتے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک اعرابی بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، دریائے کرم جو ہر وقت ہی جوش پر رہتا ہے، اُس وقت بھی جوش پر تھا، سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سَلۡ مَا شِئۡتَ یَا اَعۡرَابِیُّ! اے اعرابی! جو چاہتا ہے مانگ لے۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم فرماتے ہیں: ہمیں اُس کی قسمت پر رشک آ رہا تھا (کہ کتنی بڑی

پیشکش ہو گئی ہے)، ہم سوچ رہے تھے کہ ابھی یہ جنّت مانگ لے گا۔ مگر اُس اعرابی نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے سُواری (مثلاً اُونٹ، گھوڑا وغیرہ) چاہیے۔ فرمایا: تمہیں سُواری دِی، اَور کچھ مانگ۔ اعرابی نے عرض کیا: سُواری کا سامان (مثلاً کجاوہ وغیرہ) دے دیجیے! فرمایا: یہ بھی دِیا، اَور کچھ مانگ...!! عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! زادِراہ(***Luggage***)(یعنی سامانِ سفر) بھی دے دیجیے!

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم فرماتے ہیں: ہمیں اُس اعرابی پر حیرت ہو رہی تھی (کہ یہ کیا مانگے جا رہے ہیں خیر!) اعرابی نے جو کچھ مانگا تھا، وہ سب کچھ انہیں دے دیا گیا۔ اب پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَعرابی کی مانگ اور بنی اِسرائیل کی بڑھیا کی مانگ میں کتنا فرق (***Difference***) ہے...!! پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بنی اسرائیل کی بڑھیا کا واقعہ بیان فرمایا: (جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ) جب حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلام بنی اسرائیل کو لے کر مِصر سے جانے لگے تو اللہ پاک کی طرف سے حکم ہوا: حضرت یُوسُف عَلَیۡہِ السَّلام کے جَسَدِ مُبارَک کو بھی ساتھ لے لیجیے!

(حضرت یُوسُف عَلَیۡہِ السَّلام کو دُنیا سے رُخصت ہوئے صدیاں گزر گئی تھیں اور آپ کو دریائے نیل کے درمیان میں دفن کیا گیا تھا، لہٰذا اتنی صدیاں گزر جانے کے بعد کوئی نہیں جانتا تھا کہ حضرت یُوسف عَلَیۡہِ السَّلام کو کس جگہ دفن کیا گیا تھا، صِرف ایک بڑھیا کو اُس جگہ کا پتا تھا)، حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلام نے اُس بڑھیا سے پُوچھا: کیا تم جانتی ہو کہ حضرت یُوسُف عَلَیۡہِ السَّلام کی قبر کس جگہ ہے؟ بولی: جی ہاں! فرمایا: ہمیں بتاؤ! کہنے لگی: خُدا کی قسم! جب تک آپ میری مانگ پُوری نہیں کرتے، میں نہیں بتاؤں گی۔ فرمایا: مانگو کیا مانگتی ہو، تمہیں دیا جائے گا۔ بڑھیا سمجھ دار تھی، بولی: میں آپ سے **جنّت میں آپ کا پڑوس**(***Neighborhood***) مانگتی ہوں۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: صِرْف جنّت مانگ لو! بولی: نہ...!! خُدا کی قسم! میں اِس سے کم پر بالکل راضی نہیں ہوں، **مجھے صِرْف جنّت نہیں بلکہ جنّت میں آپ کا پڑوس** بھی چاہیے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے اسے مزید سمجھایا مگر وہ اپنی بات پر پکّی تھی، اِس پر اللہ پاک نے وحی بھیجی اور فرمایا: اے موسیٰ! آپ کا کیا نقصان ہے...!! جو مانگتی ہے دے دیجیے! چنانچہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے اُس کی مانگ پُوری فرمائی اور حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلام کا جَسَدِ مُبارَک لے کر روانہ ہو گئے۔[1]

کوئی خالی نہیں لوٹا کبھی دَر سے آقا | ہے سخی آپ کا دَربار رَسولِ عَرَبی
کوئی دولت، کوئی ثَروَت کوئی شُہرت چاہے | میں فقط تیرا طلب گار رَسُولِ عَرَبی
اَب تو سَرکار! ہو عطّار پہ نظرِ رَحمت | کہہ دو! اپنا سگِ دَربار رَسُولِ عَرَبی[2]

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھیے! کیسی پیاری شان ہے۔ کیا مانگنا ہے؟ کیسے مانگنا ہے؟ اِس کا انداز بھی خُود ہی سکھا رہے ہیں۔

مانگنے کا شعور دیتے ہیں | جو بھی مانگو حُضُور دیتے ہیں

واللہ! وہ سُن لیں گے

پیارے اسلامی بھائیو! اب ایک اَور نکتے پر توجہ کیجیے! اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ(۱۰) (پارہ:30، سورۂ وَالضُّحٰی:10)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور کسی بھی صُورت مانگنے والے کو نہ جھڑ کو!

سائِل مانگنے والے کو کہتے ہیں، اللہ پاک نے یہ تو فرمایا ہے کہ اے محبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ

1 ...مکارم الاخلاق، جماع ابواب الرفق...الخ، باب ماجاء فی السخاء...الخ، جلد:3، صفحہ:264، حدیث:731 خلاصۃً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:374و375 ملتقطاً۔

آلِہٖ وَسَلَّم! جب بھی کوئی مانگے، اُسے ڈانٹنا نہیں ہے۔ مگر یہ نہیں فرمایا کہ جو دَرِپاک پر پہنچ کر مانگے، تبھی دینا ہے بلکہ بغیر کسی قید کے لفظِ سائِل فرمایا ہے۔

یعنی آدمی ❁ چاہے مدینے میں ہو ❁ چاہے گھر پر ❁ دُکان پر ہو یا ❁ آفس میں ❁ دُنیا کے مشرقی کونے پر ہو یا ❁ مغربی، غرض؛ ہونا سائل چاہیے، پھر وہ چاہے کہیں بھی ہو، دِل ہی دِل میں سُوال کرے یا اُونچی آواز سے، جو سائِل ہے، محبوب صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے خالی چھوڑتے نہیں ہیں۔

بُھوک مِٹادی

شیخ احمد بن نفیس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں سخت بُھوک کے عالَم میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اَنور پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا، یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں بُھوکا ہوں۔ یکایک آنکھ لگ گئی، اِسی دوران کسی نے مجھے جگا کر ساتھ چلنے کی دعوت دی، چُنانچہ میں اُن کے ساتھ اُن کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندُم کی روٹی پیش کر کے کہا: پیٹ بھر کر کھا لیجیے، کیونکہ مجھے میرے جَدِّ امجد، مکی مَدَنی مُحَمَّدِ مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی میزبانی کا حکم فرمایا ہے۔ آئندہ بھی جب کبھی بُھوک محسوس ہو، ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔ (1)

بے مانگے دینے والے کی نعمت میں غرق ہیں
مانگے سے جو ملے کسے فہم اُس قدر کی ہے (2)

وضاحت: یعنی ہم بغیر مانگے کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے احسانات میں ڈوبے ہوئے ہیں تو

---

1 ...حُجَّۃُ اللہِ عَلَی الْعٰلَمِین، القسم الرابع، الباب الثالث...الخ، صفحہ:573 ملتقطاً۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:213۔

مانگنے سے جو ملے گا اُس کا کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا۔

سُبْحٰنَ الله! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ محبوبِ کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ سخاوت ہے، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو الله پاک نے مالِک و مختار بنایا ہے۔ سب خزانوں کی چابیاں آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کر دی گئی ہیں اور اِجازت عام بھی ہے کہ محبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! جہاں آپ کا دِل کرے، اُس خزانے کو دِل کھول کر تقسیم فرماتے رہیں۔ کاش! سخاوتِ مصطفٰے صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا صدقہ ہمیں بھی سخاوت و فیّاضی، اِیثار و قربانی کی دولت نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آقا کی شانِ ختم نبوت

پیارے اسلامی بھائیو! 7 ستمبر بھی آنے والا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے مُلکِ عزیز پاکستان میں 7 ستمبر کو **یومِ تحفّظِ عقیدۂ خَتْمِ نبوت** منایا جاتا ہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیے کہ عقیدۂ خَتْمِ نبوت ضروریاتِ دِین میں سے ہے یعنی اِسلام میں جو اہمیت عقیدۂ تَوحِید کی ہے، وہی اَہمیت عقیدۂ خَتْمِ نبوت کی بھی ہے، مسلمان ہونے کے لیے جس طرح لَا اِلٰہَ اِلَّا الله کا اِقْرار کرنا ضروری ہے، اسی طرح پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی ماننا بھی ضروری ہے۔ کلمہ طَیبہ جسے پڑھ کر کافِر مسلمان ہوتا ہے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله اس کلمے میں جو لفظِ مُحَمَّد ہے، اس سے مراد کوئی اَور نہیں بلکہ وہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہیں، جن کے سَر پر رَبِّ کائنات نے خَاتَمُ النَّبِیّٖن کا تاج سجایا ہے، اس لیے جو بندہ کلمۂ طیبہ تو پڑھے مگر حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی نہ مانے، وہ ہرگز، ہرگز

مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ (پارہ:22، سورۂ احزاب:40)	ترجمۂ کنزُالعرفان: مُحَمَّد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ کی 14 صدیوں کے سب عُلَما، مُحَقِّقِین، مُصَنِّفِین، مُفَسِّرِین، مُحَدِّثِین، ساری کی ساری اُمّتِ مسلمہ نے **مُتَّفِقَہ** طور پر یہی تفسیر کی کہ مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سب سے آخری نبی ہیں، آپ کی وِلادتِ پاک کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی پیدا نہ ہو گا۔[1]

شہِ انبیا ہے، خُدا کا ہے پیارا	وہ نبیوں میں سُن لو! نبی آخری ہے
مُحَمَّد ہے اَحْمد، ہے سُلطانِ بطحا	وہ نبیوں میں سُن لو! نبی آخری ہے

مسلم شریف میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے زمین و آسمان کی پیدائش سے 50 ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر لکھی، اس وقت لوحِ محفوظ پر جو کچھ لکھا گیا، اس میں یہ بھی تھا: **اَنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیّٖن** بے شک مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سب سے آخری نبی ہیں۔[2]

مُحَمَّدِ مصطفےٰ!	سب سے آخری نبی!	احمدِ مجتبیٰ!	سب سے آخری نبی!
اعتقادِ فاطمہ!	سب سے آخری نبی!	ہے یقین عائشہ!	سب سے آخری نبی!
شیخ و شاب نے کہا!	سب سے آخری نبی!	بچہ بچہ بول اٹھا!	سب سے آخری نبی!
عقیدہ غوثِ پاک کا!	سب سے آخری نبی!	اَوْلیا نے بھی کہا!	سب سے آخری نبی!

---

1 ...فتاوی رضویہ، جلد:14، صفحہ:333 ملخصاً۔
2 ...مسلم، کتاب القدر، باب حِجاج آدم و موسیٰ علیہما السّلام، صفحہ:1023، حدیث:2653۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: میری اور مجھ سے پہلے انبیا کی مثال(*Example*) اُس شخص کی طرح ہے جس نے ایک بہت حسین و جمیل گھر بنایا مگر اس کے ایک کونے(*Corner*) میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی، پھر **آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم **نے فرمایا:** میں وہ (آخری) اینٹ ہوں اور نبیوں میں آخری نبی ہوں۔ (1)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! کیسی پیاری مثال ہے، نبوت گویا نورانی محل ہے، حضرات انبیائے کرام علیہمُ السّلام گویا اس کی نورانی اینٹیں ہیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم گویا اس محل کی آخری اینٹ ہیں، جس پر اس عمارت کی تکمیل ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں، آپ کے زمانے میں یا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (2)

ہیں وہ قصرِ نبوت کی اینٹ آخری | قولِ شاہِ دنا، خاتمُ الانبیا

پیارے اسلامی بھائیو! تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ پیارے آقا دو جہاں کے داتا، رب کے مَحْبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں، **آپ کے زمانے میں یا قیامت تک کسی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں آسکتا، ہمارے پیارے آقا مُحَمَّدِ مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم **سب سے آخری نبی ہیں،** ہم سب یہ عقیدہ اپنی رَگ رَگ میں بسالیں اور اپنے بچوں کی نس نس میں عقیدۂ خَتْمِ نبوت ڈال دیں، اپنے گھر والوں کو، بچوں کو، بھانجوں، بھتیجوں کو، غرض ہر وہ بچہ جو بولنا جانتا ہے، اسے یہ عقیدہ اس طرح رَٹا دیں کہ انہیں نیند سے جگا کر بھی پوچھا

---

1 ...بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، صفحہ:903، حدیث:3535۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:8، صفحہ:7 بتغیر قلیل۔

جائے تو وہ یہی نعرہ لگائیں:

مُحَمَّدِ مصطفےٰ!	سب سے آخری نبی!	احمدِ مجتبیٰ!	سب سے آخری نبی!
آمنہ کا لاڈلا!	سب سے آخری نبی!	شاہِ ہر دوسرا!	سب سے آخری نبی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہار شریعت موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! دَعوتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ کی طرف نِرالی اور بہت فائدہ مند موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: **بہارِ شریعت Bahar e shariyat** ۞ صدر الشّریعہ، مفتی اَمجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مایہ ناز تصنیف **بہارِ شریعت** کی تینوں جلدیں اِس ایپلی کیشن میں شامل ہیں ۞ بہارِ شریعت میں موجود قرآنی آیات، احادیث، اِصطلاحات اور لغت اس ایپلی کیشن کا حِصّہ ہیں ۞ سرچ کرنے کے بہترین فیچرز موجود ہیں ۞ سرچ میں آسانی کے لیے اُردو کی بورڈ (*Keyboard*) کی سہولت موجود ہے۔ اس سے خود بھی فائدہ اُٹھائیں اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: تَصوِیر والا کپڑا پہننا جائز نہیں، گُناہ ہے۔

وضاحت: دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ تَصاوِیر والی شرٹس پہنتے بھی ہیں اور اپنے بچوں کو بھی پہناتے ہیں بلکہ اب تو تَصوِیر والی شرٹیں (*Shirts*) پہننا ایک عام رواج ہو گیا ہے۔

یاد رکھ لیجیے! لباس پر جاندار کی تَصوِیر بنی ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے کھڑے دیکھیں تو اعضاء واضِح نظر آئیں، ایسا لباس پہننا جائِز نہیں ہے۔ **اعلیٰ حضرت** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ **لکھتے ہیں:** کسی جاندار کی تصویر جس میں اُس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی (یعنی واضح) ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضا کی تفصیل ظاہر ہو، اِس طرح کی **تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا سب ناجائز ہے** اور اسے پہن کر نماز مکروہِ تحریمی ہے یعنی ایسی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بچے کا پڑھائی میں دل نہ لگنے کا روحانی علاج (وظیفہ)

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ

کسی بچے کا پڑھائی میں دل نہ لگتا ہو تو اس کو روزانہ 5 وقت **101 بار** یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ پانی پر دَم کر کے پلایئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! پڑھائی میں دل لگے گا۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فتاوٰی رضویہ، جلد:24، صفحہ:567 ملتقطاً۔